19901 - استعمال كے ليے تيار كرده سونے كى زكاة

سوال

ميں چاہتا ہوں كہ آپ مجھے اور ميرے بھائيوں كو سونے يا چاندى اور سونے كے زيورات جو كہ استعمال كے ليے ہوں تجارت كے ليے نہيں ميں زكاة كے موضوع ميں تفصيلى معلومات مہيا كريں.
كيونكہ بعض افراد كا كہنا ہے كہ: استعمال كے ليے تيار كرده ميں زكاة نہيں ہے، اور دوسرے افراد كہتے ہيں: اس ميں زكاة ہے، چاہے وہ استعمال كے ليے ہو يا تجارت كے ليے.
اور يہ كہ استعمال كے ليے تيار كرده ميں زكاة كے باره ميں وارد شده احاديث ان احاديث سے قوى ہيں جن ميں ہے كہ اس ميں زكاة نہيں، ميرى گزارش ہے كہ اس سوال كا جواب ديں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اہل علم كا اجماع ہے كہ جب سونے اور چاندى كا حرام زيور ہے تو اس ميں زكاة ہے، چاہے وہ استعمال كے ليے ہو يا تجارت وغيره كے ليے، ليكن اگر وہ زيور مباح اوراستعمال كے ليے ہو يا عاريتا جيسا كہ چاندى كى انگوٹھى، اور عورتوں كا زيور اور جو اسلحہ وغيره ميں مباح ہے، تو اس كى زكاة ميں اہل علم كا اختلاف ہے.

بعض اہل علم كا كہنا ہے كہ اس ميں زكاة واجب ہے كيونكہ يہ مندرجہ ذيل فرمان بارى تعالى كے عموم ميں شامل ہے:

فرمان بارى تعالى ہے:

اور وہ لوگ جو سونا اور چاندى جمع كر كے ركھتے ہيں، اور اسے اللہ تعالى كى راه ميں خرچ نہيں كرتے انہيں المناك عذاب كى خبر دے ديں التوبۃ (34).

امام قرطبى رحمہ اللہ تعالى اس آيت كى تفسير ميں كہتے ہيں:

ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما نے صحيح بخارى ميں اس كا معنى بيان كيا ہے:

انہيں ايك اعرابى كہنے لگا: مجھے آپ اللہ تعالى كے اس فرمان كے متعلق بتائيں:

اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں.

تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہنے لگے: اسے کنز اور خزانہ بنانا یہ ہے کہ اس کی زکاۃ ادا نہ کی جائے، اس کے لیے ہلاکت ہے، یہ تو زکاۃ کے نزول سے قبل تھا، جب اللہ تعالی نے زکاۃ نازل فرما دی تو اسے اموال کے لیے پاکیزگی کا باعث بنا دیا.

اسے امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے تعلیقا روایت کیا ہے (2 / 111) اور (5 / 204) میں بھی تعلیقا، اور ابن ماجہ (1 / 569 - 570) حدیث نمبر (1787) اور سنن بیہقي (4 / 82) اھـ

اور اس کی متقاضی احادیث بھی وارد ہیں، جسے ابو داود اور نسائی اور ترمذی رحمہ اللہ نے عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے بیان کیا ہے کہ:

" ایك عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جس کے ہاتھ میں دو سونے کے موٹے کنگن تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تم اس کی زکاۃ ادا کرتی ہو ؟

تو اس نے جواب نفی میں دیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

کیا تمہیں یہ اچھا لگتا ہے کہ اللہ تعالی روز قیامت اس کے بدلے میں تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے؟

تو اس نے وہ دونوں اتار کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیے اور کہنے لگی یہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں"

مسند احمد (2 / 178) (204 - 208) سنن ابو داود (2 / 212) حدیث نمبر (1563) سنن ترمذی (3 / 29 - 30) حدیث نمبر (637) سنن نسائی (5 / 38) حدیث نمبر (2479، 2480) دارقطنی (2 / 112) ابن ابی شیبۃ (3 / 153) اور ابو عبید نے الاموال صفحہ نمبر (537) حدیث نمبر (1260) طبع ہراس اور بیہقی (4 / 140) میں روایت کي ہے.

اور سنن ابو داود، اور مستدرك حاکم اور دارقطنی اور سنن بیہقی میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میرے ہاتھوں میں چاندی کے چھلے دیکھے تو فرمانے لگے:

" عائشہ یہ کیا ہے؟

تو میں نے عرض کیا: میں نے اس لیے بنوائے ہیں کہ آپ کے لیے انہیں بطور زینت استعمال کروں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا تم اس کی زکاۃ ادا کرتی ہو؟

تو میں نے عرض کیا: نہیں، یا ما شاء اللہ، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تجھے یہ آگ کے کافی ہیں"

ابو داود (2 / 213) حدیث نمبر (1565) یہ ابو داود کے الفاظ ہیں، اور سنن دار قطنی (2 / 105) الحاکم (1 / 389 - 390) سنن بیہقی (4 / 139).

اور ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے سونے کی پازیب پہن رکھی تھیں تو میں نے کہا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ کنز ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو زکاۃ کے نصاب تك پہنچ جائے اور اس کی زکاۃ ادا کر دی جائے تو وہ کنز نہیں ہے"

سنن ابو داود (2 / 212 - 213) حدیث نمبر (1564) سنن دار قطنی (2 / 105) مستدرك الحاكم (1 / 390) سنن بیہقی (4 / 83، 140).

اور بعض کا کہنا ہے کہ اس میں زکاۃ نہیں؛ کیونکہ مباح استعمال لباس اور سامان کی جنس میں سے ہو گیا ہے، نہ کہ قیمت کی جنس میں سے ہے، اور انہوں نے آیت کے عموم کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ اس کے ساتھ مخصوص ہے جس پر صحابہ کرام کا عمل تھا.

صحیح سند کے ساتھ عائشہ رضی اللہ تعالی سے مروی ہے کہ ان کی پرورش میں ان کے بھائی کی یتیم بچیاں تھیں اور ان کا زیور تھا جس کی وہ زکاۃ ادا نہیں کرتی تھیں.

اور دار قطنی نے صحیح سند کے ساتھ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو سونے کا زیور پہناتی تھیں اور اس کی زکاۃ نہیں دی حالانکہ وہ پچاس ہزار کا تھا.

سنن دار قطنی (2 / 109).

اور ابو عبید نے اپنی کتاب" الاموال " میں بیان کیا ہے کہ:

حدثنا اسماعيل بن ابراہیم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر: کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ اپنی بیٹیوں میں سے کسی عورت کی شادی دس ہزار میں کرتے اور اس میں سے چار ہزار کا زیور بناتے، راوي بیان کرتے ہیں کہ وہ اس کی زکاۃ نہیں دیتے تھے.

دار قطنی نے بھی ایسے ہی بیان کیا ہے (2 / 109) اور ابو عبید نے الاموال صفحہ نمبر (540) حدیث نمبر (1276) طبع ہراس، سنن بیہقی (4 / 138).

ہمیں اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سےاور انہوں نے عمرو بن دینار سے بیان کیا عمر بن دینار کہتے ہیں کہ: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا زیور میں زکاۃ ہے ؟

تو انہوں نے جواب دیا: نہیں.

کہا گیا: چاہے دس ہزار کو بھی پہنچ جائے.

ابو عبید نے الاموال صفحہ نمبر (540) حدیث نمبر (1275) طبع ہراس سنن بیہقی (4 / 138).

اور ان دو اقوال میں راجح قول اس کا ہے جو اس میں زکاۃ واجب قرار دیتا ہے، جب نصاب کو پہنچ جائے، یا اس کے مالك کے پاس سونا اور چاندی یا دوسرا تجارتی سامان ہو جو سارا ملا کر نصاب کو پہنچے، اس کی دلیل زکاۃ کے وجوب کی عمومی احادیث ہیں.

اور ہمارے علم کے مطابق ایسا کوئی مخصص نہیں، اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص، عائشہ، اور ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہم کی مندرجہ بالا احادیث جن کی سند جید ہے اور کوئی طعن ایسا نہیں جو موثر ہو اس لیے اس پر عمل واجب ہے.

رہا مسئلہ امام ترمذی اور ابن حزم اور موصلی کا ان کو ضعیف کہنے میں تو ہمارے علم کے مطابق کوئی وجہ نہیں، یہ علم میں رہے کہ امام ترمذی نے جو کچھ ذکر کیا ہے وہ اس میں معذور ہیں؛ کیونکہ انہوں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے ضعیف طریق سے روایت کی ہے.

اور ابو داود اور نسائی ابن ماجہ نے دوسرے صحیح طرق سے روایت کی ہے، اور ہو سکتا ہے امام ترمذی تك یہ نہ پہنچ سکی ہوں.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے .